ہفتہ
۲۹۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۴۱ | ہفتہ۔ ۲۳۔ جمادی الاول ۔ ۱۴۱۵ھ ' ۲۹ اخاء ۱۳۷۳ھش ' ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

جہاں تک ہو سکے اپنے نفسوں کا بار بار مطالعہ کرو

میری بار بار یہی نصیحت ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے نفسوں کا بار بار مطالعہ کرو۔ بدی کا چھوڑ دینا یہ بھی ایک نشان ہے اور خدا تعالیٰ ہی سے چاہو کہ وہ تمہیں توفیق دے کیونکہ (۔) قویٰ بھی اس نے ہی پیدا کئے ہیں۔ پھر میں ایک اور نقص بھی دیکھتا ہوں۔ بعض لوگ تھک جاتے ہیں۔ میرے پاس ایسے خطوط آتے ہیں جن میں لکھنے والوں نے ظاہر کیا کہ ہم چار سال یا اتنے سال تک نماز پڑھتے رہے دعائیں کرتے رہے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ایسے لوگوں کو میں مخنث سمجھتا ہوں۔ تھکنا نہیں چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

توبہ کے درخت بو لو تا تم اس کے پھل کھاؤ۔ توبہ کا درخت بھی بالکل ایک باغ کے درخت کی مانند ہے جو جو حفاظتیں اور خدمات اس باغ کے لئے جسمانی طور سے ہیں وہی اس توبہ کے درخت کے واسطے روحانی طور پر ہیں۔ پس اگر توبہ کے درخت کا پھل کھانا چاہو تو اسکے متعلق قوانین اور شرائط کو پورا کرو ورنہ بے فائدہ ہوگا۔

یہ خیال نہ کرو کہ توبہ کرنا مرنا ہوتا ہے۔ خدا قلیل شئے سے خوش نہیں ہوتا اور نہ وہ دھوکہ کھاتا ہے۔ دیکھو اگر تم بھوک کو دور کرنے کے لئے ایک لقمہ کھانے کا کھاؤ یا پیاس کے دور کرنے کے لئے ایک قطرہ پانی کا پیو تو ہرگز تمہاری مقصد براری نہ ہوگی۔ ایک مرض کے دفع کرنے کے واسطے ایک طبیب جو نسخہ تجویز کرتا ہے جب تک اس کے مطابق پورا پورا عمل نہ کیا جاوے تب تک اس کے فائدہ کی امید امر موہوم ہے اور پھر طبیب پر الزام۔ غلطی اپنی ہی ہے اسی طرح توبہ کے واسطے مقدار ہے اور اس کے بھی پرہیز ہیں۔ بدپرہیز بیمار تندرست نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۵۳۔ ۱۵۲)

حسن ظن رکھنے والے کو کبھی نقصان نہیں پہنچتا مگر بدظنی کرنے والا ہمیشہ خسارے میں رہتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

یہ خطرناک مرض ہے جس کو شریعت میں سوء ظن کہتے ہیں۔ بہت سے لوگ اس میں مبتلا ہیں۔ اور ہزاروں قسم کی نکتہ چینیوں سے دوسروں کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں اور اسے حقیر بنانے کی فکر میں ہیں۔ مگر یاد رکھو (-) عقاب کے معنے جو پیچھے آتا ہے انسان جو بلاوجہ دوسرے کو بدنام کرتا ہے۔ اور سوء ظن سے کام لے کر اس کی تحقیر کرتا ہے۔ اگر وہ شخص اس بدی میں مبتلا نہیں۔ جس بدی کا سوء ظن والے نے اسے متہم ٹھہرایا ہے تو۔ یہ یقینی بات ہے کہ سوء ظن کرنے والا ہرگز نہیں مرے گا۔ جب تک خود اس بدی میں گرفتار نہ ہو لے۔ پھر بتاؤ کہ سوء ظن سے کوئی کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مت سمجھو کہ نمازیں پڑھتے ہو۔ عجیب عجیب خوابیں تم کو آتی ہیں۔ یا تمہیں (-) ہوتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر یہ سوء ظن کا مرض تمہارے ساتھ ہے تو یہ آیات تم پر حجت ہو کر تمہارے ابتلا کا موجب ہیں۔ اس لئے ہر وقت ڈرتے رہو اور اپنے اندر کا محاسبہ کر کے (بخشش) اور حفاظت الٰہی طلب کرو۔

میں پھر کہتا ہوں کہ آیات اللہ جن کے باعث کسی کو رفعت شان کا مرتبہ عطا ہوتا ہے۔ ان پر تمہیں اطلاع نہیں وہ الگ رتبہ

باقی صفحہ ۷ پر

درخواست دعا

○ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد تحریر فرماتے ہیں

میرا چچازاد بھائی سید شریف احمد صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے نارووال ہسپتال سے ربوہ فضل عمر ہسپتال میں آکر داخل ہوئے ہیں بوجہ کمزوری آپریشن کی کامیابی اور صحت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ (بیوہ چوہدری نبی احمد صاحب وفات یافتہ) ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی آغا خاں ہسپتال میں شدید علالت کے باعث زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل شفایابی اور صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

نمائندہ الفضل کا دورہ برائے اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ الفضل اضلاع گجرات' جہلم' راولپنڈی و اسلام آباد دورہ برائے اشتہارات کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان سے ممکنہ تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

مینجر روزنامہ الفضل

تحریک جدید میں جماعت کے سو فیصد افراد شامل ہوں

○ "پس ہر احمدی مرد اور ہر احمدی بالغ عورت کا فرض ہے کہ اس تحریک میں شامل ہو بلکہ بچوں میں بھی تحریک کی جائے اور رسمی طور پر انہیں اپنے ساتھ شامل کیا جائے"۔

وکیل المال اول تحریک جدید

پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت دو روپیہ

۲۹- اخاء- ۱۳۷۳ ھش ۲۹- اکتوبر ۱۹۹۴ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

- تکبر اور شرارت بری بات ہے۔ ایک ذرا سی بات سے ستر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا۔ وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا اور مدت سے بارش نہ ہوئی تھی تو ایک روز بارش ہوئی تو پتھروں اور روڑیوں پر بھی ہوئی تو اس کے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات کے واسطے ہے۔ یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی۔ یہی بارش کھیتوں پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اس کا سارا اولی پن چھین لیا۔ آخر وہ بہت ساغمگین ہوا۔
- تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے۔ اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ رد ہو گیا۔ اور دونوں جہانوں میں گیا گزرا ہوا۔ اس لئے آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے۔ اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔
- یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ میں کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔
- جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کر لوں کہ شاید موقع نہ ملے یا یاد نہ رہے۔ مگر دعا دو قسم کی ہوتی ہے جو اس کوچہ میں داخل ہووے وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی۔ ایک شدتِ توجہ سے۔ اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں کوئی مخلص ہو تو اس کے لئے خود ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے۔

تم سچ سے دور جھوٹ کے نزدیک ہو گئے
نکلے جو روشنی سے تو تاریک ہو گئے
غم کھا رہا ہے اور بھی غم کھائے گا تمہیں
تم تو بہت جسیم تھے باریک ہو گئے

ابو الاقبال

جو غم دوراں میں اپنے غم کو ضم کرتے رہے
لوگ کہتے ہیں وہ لوگوں پر ستم کرتے رہے

آرزوئیں ایک طوفاں کی طرح آنے لگیں
اور ہم لہروں سے اپنی آنکھ نم کرتے رہے

گردش حالات سے پنجہ کشی ہوتی رہی
اور ہم اِک دوسرے کے سر کو خم کرتے رہے

کون سمجھائے کہ دنیا اک تماشہ گاہ ہے
ہم اسے اِک جنگ کا میداں رقم کرتے رہے

خواب سے بیدار ہو کر خواب کی سی کیفیت
جانے بیداری میں وہ کیا کیا کرم کرتے رہے

دیں نہ دیں ان کی رضا پر منحصر ہے ساری بات
ہم بھی اپنے مانگنے میں بیش و کم کرتے رہے

ترکِ مے کرتے رہے ہم چلچلاتی دھوپ میں
مائل بادہ کشی ابرِ کرم کرتے رہے

کچھ مریضِ عشق کی تشخیص میں مصروف تھے
اور کچھ بے سوچے سمجھے اس پہ دم کرتے رہے

وہ غم و رنج و الم بوتے رہے ہر کھیت میں
ہم مسرت کے درختوں کو قلم کرتے رہے

وہ نسیم اوروں کی خوشیاں دیکھ ہی سکتے نہیں
اور ہم ہر غمزدہ کے غم کا غم کرتے رہے

نسیم سیفی

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

آں مبارک پے کہ آمد ذات با آیات اُو
رحمتے زاں ذاتِ عالم پرور و پروردگار

وہ مبارک قدم جس کی ذات والاصفات رحمت بن کر اس رب العالمین پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی

آنکہ وارد قربِ خاص اندر جنابِ پاکِ حق
آنکہ شانِ اُو نہ فہمد کس زِخاصان و کبار

وہ جو کہ جنابِ الٰہی میں خاص قرب رکھتا ہے وہ جس کی شان خواص اور بزرگ بھی نہیں سمجھتے

احمدِ آخر زماں کو اولین را جائے فخر
آخریں را مقتداؤ ملجاؤ کہف و حصار

احمد آخر الزمان جو پہلوں کے لئے فخر کی جگہ ہے اور پچھلوں کے لئے پیشوا۔ مقام پناہ۔ جائے حفاظت اور قلعہ ہے

ہست درگاہِ بزرگش کشتیٔ عالم پناہ
کس نگردد روزِ محشر جز پناہش رستگار

اس کی عالی بارگاہ سارے جہان کو پناہ دینے والی کشتی ہے حشر کے دن کوئی بھی اس کی پناہ میں آنے کے بغیر نجات نہیں پائے گا

از ہمہ چیزے فزوں تر در ہمہ نوعِ کمال
آسمانہا پیشِ اوجِ ہمتِ اُو ذرہ وار

وہ ہر قسم کے کمالات میں ہر ایک سے بڑھ کر ہے اس کی بلندی ہمت کے آگے آسمان بھی ایک ذرہ کی طرح ہیں

مظہرِ نورے کہ پنہاں بُود از عہدِ ازل
مطلعِ شمسے کہ بُود از ابتدا در استتار

وہ اس نور کا مظہر ہے جو روزِ ازل سے مخفی تھا اور اس سورج کے نکلنے کی جگہ ہے جو ابتداء سے نہاں تھا

صدرِ بزمِ آسماں و حجتہ اللہ بر زمیں
ذاتِ خالق را نشانے بس بزرگ و استوار

وہ آسمانی مجلس کا میر مجلس اور زمین پر اللہ کی حجت ہے نیز ذات باری کا عظیم الشان مضبوط نشان ہے

ہر رگ و تارِ وجودش خانۂ یارِ ازل
ہر دم و ہر ذرہ اش پُر از جمالِ دوستدار

اس کے وجود کا ہر رگ و ریشہ خداوند ازلی کا گھر ہے اس کا ہر سانس اور ہر ذرہ دوست کے جمال سے منور ہے

حسنِ روئے اُو بہ از صد آفتاب و ماہتاب
خاکِ کوئے اُو بہ از صد نافۂ مشکِ تتار

اس کے چہرہ کا حسن سینکڑوں چاند اور سورج سے بہتر ہے اس کے کوچہ کی خاک تاتاری مشک کے سینکڑوں نافوں سے زیادہ خوشبودار ہے۔

ان اشعار میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا گیا ہے کہ آپ رب العالمین کی طرف سے آئے تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ سے انتہائی قرب حاصل تھا۔ اس قرب کی شان کو نہ صرف عوام الناس نہیں سمجھ سکتے بلکہ خواص بھی اس درجہ کی پہچان سے ناواقف ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام لوگوں سے جو آپؐ سے پہلے دنیا میں آئے افضل تھے اور اسی طرح ان تمام لوگوں سے جو آپؐ کے بعد قیامت تک دنیا میں آئیں گے ان سے بھی افضل ہیں۔ انسانوں کے لئے آپؐ ایک پناہ گاہ ہیں اور قیامت کے روز آپؐ کی پناہ کے بغیر کسی شخص کو کہیں اور پناہ نہیں ملے گی۔ جہاں تک آپؐ کے کمالات کا تعلق ہے۔ آپؐ کو ہر کمال حاصل ہے اور آپؐ کا ہر کمال بلندی کی انتہا تک پہنچا ہوا ہے حتیٰ کہ آپؐ کے سامنے آسمان بھی ایک ذرہ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ وہ نور جو روز ازل سے مخفی تھا اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر بنے اور جو اس نور کا حقیقی سورج ہے وہ آپؐ کا وجود ہے۔ ہر جگہ پر اور ہر مجلس میں آپؐ ہی کی برتری کا ذکر ہے اور یہ آپؐ کی اللہ تعالیٰ سے انتہائی محبت کا ثبوت ہے۔ آپؐ دنیا کے لئے رحمت اللعالمین بن کر تشریف لائے اور آپؐ کی رحمت ہر جاندار اور ہر چیز تک وسیع ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپؐ کے جمال سے اور آپؐ کی رحمت بے پایاں سے ہر شخص حصہ پا سکتا ہے۔ آپؐ کے حسن کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اگر سینکڑوں چاند اور سینکڑوں سورج ہوں تو ان کے حسن سے بھی بڑھ کر آپؐ کا حسن ہے۔ مشک کو بہت خوشبودار چیز سمجھا جاتا ہے لیکن آپؐ کے کوچہ کی مٹی بھی مشک کی خوشبو سے سینکڑوں درجہ زیادہ خوشبو رکھتی ہے۔ غرضیکہ ان اشعار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی گئی ہے اور آپؐ کے قرب خداوندی کی انتہا اور آپؐ کے حسن کے کمال اور رحمت کی وسعت کا تذکرہ ہے۔ یہ اشعار حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی درثمین فارسی میں شامل ہیں۔

حسن آراء منیر

دوش بدوش

حسن آراء منیر اپنی کتاب دوش بدوش میں مزید کہتی ہیں:-

قارئین کی دلچسپی کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ کے اس وقت کے خطبات اور تقاریر میں سے چند اقتباسات پیش کرتی ہوں۔

آپ نے فرمایا:-

"قوم کو مصیبت کے وقت پھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ (مسلمانوں) سے کہتا ہے کہ مکہ میں اگر تمہارے خلاف جوش ہے تو کیوں باہر نکل کر دوسرے ملکوں میں نہیں پھیل جاتے .... اگر باہر نکلو گے تو خدا تعالیٰ تمہارے لئے ترقی کے راستے کھول دے گا۔ اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت میں سے بھی ایک حصہ ہے جو ہمیں کچلنا چاہتا ہے۔ اور رعایا میں بھی۔ ہمیں کیا معلوم کہ ہماری (-) زندگی کی ابتدا کہاں سے ہوتی ہے اور ہماری شوکت وطاقت کا مرکز کہاں ہے .... اس لئے جب ہمیں معلوم ہو کہ لوگ بلاوجہ جماعت کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں اور کچلنا چاہتے ہیں تو ہمارا فرض ہو جاتا ہے کہ باہر جائیں اور تلاش کریں۔

مجھے شروع ہی سے خیال تھا اور اس خیال کے تحت میں نے باہر مشن قائم کئے تھے۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ بیرونی مشنوں پر روپیہ خرچ کرنا بے وقوفی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ یہ خیال صرف اس وجہ سے پیدا ہوا ہے کہ ایسے لوگوں نے سلسلہ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ اور اسے ایک انجمن خیال کر لیا ہے۔ مذہبی سلسلے ضرور ایک وقت دنیا کے توپ خانوں کی زد میں آتے ہیں۔ وہ بھی ظلم وستم کی تلوار کے سائے کے بغیر ترقی نہیں کر سکتے۔ پس ان کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ مختلف ممالک میں ان کی شاخیں ہوں تاکہ اگر وہ ایک جگہ ظلم وستم کا تختہ مشق ہوں تو دوسری جگہ امن کے ساتھ ان کی ترقی ہو رہی ہو۔ پس ہمارا فرض ہے کہ نئے نئے ممالک میں جا کر دین حق پھیلائیں"

پھر فرمایا:-

"روحانیت کی بھی ایک رو ہوتی ہے جو بعض ملکوں میں دب جاتی ہے اور بعض میں زور سے چل پڑتی ہے۔ پس اگر تم دنیا میں نہ پھیلے اور سو گئے تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا۔ اور پھر ہر دفعہ پہلے سے زیادہ سخت ہو گا۔ پس پھیل جاؤ دنیا میں .... یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ۔ دنیا کا کوئی ملک دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو .... پس قریب سے قریب زمانہ میں دور سے دور علاقوں میں جا کر مراکز احمدیت قائم کرنا تحریک جدید کا ایک مقصد ہے۔"

(از تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین)

حضرت امام جماعت احمدیہ نے جو تقاضے تحریک جدید کے تحت جماعت سے کئے ان کا گہرا تعلق عورتوں سے تھا۔ آپ نے تین

باقی صفحہ ۵ پر

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

۱۴- اکتوبر ۱۹۶۴ء کو لندن یونیورسٹی کے ایک مستشرق ربوہ تشریف لائے۔ ان دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) بیمار تھے اور اگرچہ ان سے ان صاحب کی ملاقات تو ہوئی۔ لیکن زیادہ گفتگو نہ ہو سکی۔ اور یہ ملاقات بہت مختصر عرصے کے لئے ہوئی۔ ان کی خواہش تو یہ تھی کہ وہ آپ سے مختلف موضوعات پر گفتگو کر سکتے لیکن ایسا ممکن نہ ہو سکا چنانچہ اس وقت کے تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل اور صدر انجمن احمدیہ کے صدر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے ان سے مختلف امور پر تفصیلی گفتگو کی۔ زیادہ تر تو دینی امور ہی تھے مشرق کی زبانوں کا بھی ذکر آیا۔ اس کے بعد صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے میری ڈیوٹی لگادی کہ میں انہیں ربوہ کے مختلف ادارے اور مقامات دکھاؤں چنانچہ میں نے انہیں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر اور تحریک جدید کے دفاتر کے علاوہ بیت اقصیٰ، تعلیم الاسلام کالج، خلافت لائبریری اور جامعہ احمدیہ دکھائے۔ چونکہ وہ مستشرق تھے اس لئے انہیں جامعہ احمدیہ میں غیر ملکیوں کو اردو زبان کی تعلیم کے سلسلے میں زیادہ دلچسپی پیدا ہوئی جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہی سیڑھیوں کے نیچے جو تھوڑی سی جگہ ہے وہاں پر اردو کی کلاس لگتی تھی۔ اور میرے والد صاحب اس کلاس کے استاد تھے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کئی دفعہ ذکر کیا ہے۔ حضرت والد صاحب کو جامعہ احمدیہ میں ۳۲ سال کے قریب غیر ملکیوں کو اردو پڑھانے کا موقعہ ملا۔ یہ تصویر جو اس وقت پیش نظر ہے اس میں وہ مستشرق اور حضرت اباجی دونوں کھڑے ہیں اور اباجی غیر ملکیوں کو اردو کی تعلیم دینے کے سلسلے میں تفصیلات سے انہیں آگاہ کر رہے ہیں۔ ان کی نظر طلباء پر ہے جو تصویر میں تو موجود نہیں ہیں لیکن ان کے کھڑے ہونے کے انداز سے پتہ چلتا ہے کہ یہ طلباء کی طرف دیکھ رہے ہیں اباجی حضرت ماسٹر عطاء محمد صاحب بلیک بورڈ کے سامنے کھڑے ہیں اور اپنے تدریس کے سلسلے میں کچھ باتیں بیان کر رہے ہیں۔ اور وہ صاحب کلاس کی طرف منہ کر کے اباجی کی باتیں سن رہے ہیں۔ اس موقعہ پر اباجی نے انہیں بتایا کہ وہ ہندوستان کے مختلف شہروں میں اردو اور فارسی خاص طور پر فارسی کے استاد تھے۔ اور ریٹائرمنٹ کے بعد جب تقسیم برصغیر ہوئی تو پاکستان آگئے اور ایک آدھ سال ہی میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے بیرونی ممالک سے آنے والے طلباء کو اردو کی تعلیم دینے کے لئے اباجی کی تعیناتی فرمادی۔

چنانچہ اس وقت سے لے کر ۳۲ سال تک اباجی کو غیر ملکی طلباء کو اردو پڑھانے کا موقعہ ملا۔ ان مستشرق صاحب کا نام مسٹر اے۔ کے۔ سپرگ تھا۔ یہ طلباء کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کی مسکراہٹ ہنسی کی سرحدوں پر پہنچ چکی ہے۔ انہوں نے طلباء سے ایک دو سوالات بھی کئے اور یہ دیکھ کر اپنی حیرانی کا اظہار کیا کہ بیرونی ممالک، یورپ، افریقہ اور چین سے آنے والے نوجوان کتنی صاف اردو بول سکتے ہیں۔ حضرت میر داؤد احمد صاحب اباجی سے کہا کرتے تھے کہ آپ کو تو اردو پڑھانے کا جنتر منتر آتا ہے۔ چنانچہ جب مسٹر سپرگ نے طلباء سے کچھ سوالات کئے اور نہایت صاف اردو بولی جاتی سنی۔ تو وہ بہت خوش ہوئے اباجی نے نہ صرف انہیں یہ بتایا کہ وہ اردو پڑھا رہے ہیں بلکہ اردو پڑھانے کے بعض طریقے بھی انہیں بتائے۔ مثلاً انہیں یہ بھی بتایا کہ میں جب کسی چیز کا نام ان طلباء کو بتاتا ہوں۔ تو عام طور پر وہ چیز اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال کر لے آتا ہوں۔ تاکہ نہ صرف نام غائبانہ طور پر ہی نہ آئے بلکہ اس چیز کو دیکھ کر انہیں یاد رہے کہ فلاں چیز کا یہ نام ہے اس سلسلے میں آپ نے یہ بھی بتایا کہ بعض طلباء جو صرف عربی زبان جانتے ہیں ان کے لئے بعض معلومات انہوں نے حضرت مولانا محمد شریف صاحب جو ان دنوں فلسطین میں تھے سے منگوائیں۔ خاص طور پر وہاں کی مٹھائیوں کے نام اور یہاں کے لڈو اور جلیبیاں تو اباجی اپنی جیب میں ڈال کر لے جاتے تھے۔ اور لڑکوں کو دکھاتے تھے کہ یہ لڈو ہے اور یہ جلیبی۔ اسی طرح پڑھانے کے متعلق انہیں یہ بھی بتایا کہ بعض باتیں اشاروں سے سکھانی پڑتی ہیں۔ مثلاً آہستہ چلنے اور تیز چلنے کے فرق کو انہوں نے دو انگلیوں کو چلاتے ہوئے ایک دفعہ آہستہ اور ایک دفعہ تیز، انہیں بتایا کہ پہلی دفعہ انگلی آہستہ چلتی ہے تو میں طلباء کو بتاتا ہوں کہ یہ ہے آہستہ چلنا۔ اور جب انگلی تیز چلتی ہے تو میں انہیں بتاتا ہوں کہ اس حرکت کو تیز کہتے ہیں۔ یہ باتیں سن کر مسٹر سپرگ جو خود ایک مستشرق تھے اور مشرق کی زبانوں پر ان کی گہری نظر تھی حیران بھی ہوئے اور خوش بھی۔ شام کے وقت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مسٹر سپرگ کو تحریک جدید کے اس وقت کے گیسٹ ہاؤس میں عشائیہ دیا۔ جہاں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب اور ایک دو اور دوستوں میں خاکسار بھی شامل تھا۔ اس عشائیے پر لطائف کی بات چل پڑی ہم میں سے بعض دوستوں نے ایک دو لطیفے انگریزی زبان میں سنانے کی کوشش کی تو حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب سے کہا کہ آپ لطائف کے ماسٹر ہیں اور آپ کا طرز بیان بھی بہت اچھا ہے۔ اس لئے آپ مسٹر سپرگ کو برصغیر کے لطائف سنائیں۔ چنانچہ محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب نے بعض لطیفے جن کا تعلق سکھوں سے تھا، یا جاٹوں سے تھا، سنائے۔ اور سب حاضرین ان لطائف سے بہت محظوظ ہوئے اس سے اگلے روز مسٹر سپرگ ربوہ سے روانہ ہو گئے۔ غالباً انہیں لاہور اور کراچی میں یونیورسٹیاں بھی دیکھنی تھیں۔ پہلے وہ لاہور گئے اور اس کے بعد کراچی اور کراچی سے واپس انگلستان روانہ ہو گئے۔

یادرفتگاں

علیمۃ القدوس کینیڈا

محترم مولوی روشن الدین صاحب

مجھے اس وقت جس ہستی کی باتیں کرنا ہے وہ تو اپنے پیچھے کبھی نہ مٹ سکنے والی بہت ہی پیاری یادیں چھوڑ کر اس دنیا سے جا چکی ہے اور وہ ہستی ہے میرے بہت ہی پیارے دادا جان مولوی روشن الدین احمد صاحب واقف زندگی (پیارے اباجان جہاں کہیں بھی اپنا نام لکھتے واقف زندگی کا لفظ ضرور لکھتے ایک دفعہ بچپن میں میرے پوچھنے پر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ یہی تو میرا فخر ہے)۔ آپ کی پیدائش قادیان کی کسی نواحی بستی میں (مجھے نام یاد نہیں حالانکہ آپ نے بتایا تھا) ۴- اپریل ۱۹۱۴ء کو ہوئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ امامت ثانیہ شروع ہوئے چندہی روز گزرے تھے۔ آپ کے والد صاحب تو چند ماہ قبل ہی وفات پا چکے تھے۔ پیدائشی طور پر یتیم اس بچے نے اپنی زندگی کے ابتدائی سال اپنی ننھیال میں گزارے۔

آپ نے اپنی تعلیم کی ابتداء قادیان میں کی۔ یہاں ان کا قیام محترم ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب کے گھر تھا۔ محترم بھائی جی کے گھر اپنے قیام کو ہمیشہ سنہرا دور سمجھا جہاں اس گھر کے ہر فرد نے آپ سے بے لوث پیار کیا وہاں خود آپ کا حال بھی مختلف نہ تھا۔ بچوں کو کہانیاں سننے کا شوق ہوتا ہے۔ ہم نے جب بھی پیارے اباجان سے کہانی کی فرمائش کی اپنے زمانہ طالب علمی کے واقعات یا پھر خدمت دین کے تجربات ہی سنایا کرتے۔ کبھی ہمیں کسی کام کے کرنے کی طرف توجہ دلانا ہوتی تو براہ راست کہنے کی بجائے محترم نانا جان (حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب میری امی جان کے نانا جان تھے) کا ذکر فرماتے ہوئے کہتے "وہ اس طرح کیا کرتے تھے جو بہت ہی پیارا طریق تھا۔"

اور ہم سمجھ جاتے کہ اباجان کیا چاہتے ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی۔ یہیں سے مولوی فاضل پاس کیا۔

عملی زندگی اپنی عملی زندگی میں آپ نے دیہاتی مربی کے طور پر قدم رکھا۔ فرمایا کرتے اک شوق تھا، ایک جنون تھا دعوت الی اللہ کرنے کا۔ نہ دن کو دن اور نہ رات کو رات سمجھنے کا خیال آیا۔ یہی جذبہ ہوتا کہ چوبیس گھنٹوں میں زیادہ سے زیادہ وقت دعوت الی اللہ میں گزاریں۔

سائیکل پر سوار ہوتے کسی بھی گاؤں سے بھنے ہوئے چنے کھا کر پانی پیتے اور آگے چل پڑتے۔ اسی دور میں ایک گاؤں میں بہت مار کھائی جوانی کا زمانہ تھا ان چوٹوں کو برداشت کر گئے مگر بڑھاپے میں انہیں جگہوں پر جہاں لاٹھیاں پڑی تھیں بہت درد رہنے لگی تھی۔ مربی کے طور پر آپ کا سب سے پہلے بیرون وال میں تقرر ہوا۔

قیام پاکستان کے بعد آپ کو مسقط روانہ کر دیا گیا۔ مسقط میں بھی بہت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ جماعت کے لئے خرچ بھیجنا مشکل اور ملازمت صرف اس وجہ سے نہیں ملتی تھی کہ اباجان احمدیت کی نعمت حاصل کر چکے تھے۔ کچھ سال تو اباجان اکیلے ہی وہاں رہے بعد میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد کے مطابق دادی جان کو بھی وہاں بھجوا دیا گیا۔ آپ فرمایا کرتی تھیں صبح کو کسی ملازمت کے لئے انٹرویو دینے جاتے بہت دعا کرتے، مجھے بھی دعا کی تحریک کرتے۔ واپس آنے پر بغیر کوئی بات کئے جائے نماز بچھاتے اور دو نفل شکرانے کے ادا کرتے میں فوراً سمجھ جاتی کہ انکار ہو گیا ہے۔ ایک دفعہ میں نے پوچھا تو فرمانے لگے کہ وہ ملازمت جو یہ کہہ کر نہیں دی گئی کہ میں احمدی ہوں وہ اگر مجھے مل جاتی تو یقیناً جماعت کے لئے کسی پریشانی کا باعث بن جاتی اور خدا تعالیٰ نے مجھے اس تکلیف سے بچا

باقی صفحہ ۷ پر

مضمون نگاری - تنقید نگاری

جہاں تک مضمون نگاری کا تعلق ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ کی اس نصیحت کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ مضمون لکھنے سے پہلے اپنے ذہن میں اس کا ایک ڈھانچہ تیار کیا جائے پھر اس کے مختلف پہلوؤں پر نوٹس لکھے جائیں اور چونکہ آغاز کار میں یہ نوٹس آگے پیچھے ہو سکتے ہیں اس لئے انہیں ترتیب دیا جائے۔ اور یہ دیکھا جائے کہ پہلی بات کون سی کہی جائے۔ مضمون کے درمیان میں کیا لکھا جائے اور کس حصے کو اس مضمون کا آخری حصہ بنایا جائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ ایسے کرتا ہوں۔ اگرچہ اس سے کسی حد تک انحراف کا بھی آپ نے ذکر کیا ہے۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں کہ میں لکھے ہوئے نوٹس کے مطابق لکھنا شروع کر دیتا ہوں لیکن ایک موقعہ پر آکر باقی نوٹس دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں اور میرا ذہن کسی اور طرف چل پڑتا ہے اور میں وہ مضمون مکمل کر لیتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آخر پہلے بھی تو مضمون کا ڈھانچہ ذہن ہی میں تیار کیا گیا تھا۔ اور ذہن سوچتے سوچتے بعض باتوں کو حذف کرتا ہوا کسی اور طرف بھی نکل جاتا ہے۔ چنانچہ آپ چند ایک نوٹس پر مضمون لکھنے کے بعد اپنے سرعت سے سوچنے والے ذہن کے پیچھے چل پڑتے تھے اور مضمون کسی اور ہی نہج پر ختم ہوتا تھا۔ ایسا صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں جن کی سوچ بہت بلند ہو اور جن کے ذہن بہت تیز ہوں۔ تیز رفتاری سے سوچیں اور کہیں سے کہیں نکل جائیں۔

عام مضمون نگار کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ان تمام نوٹس کے متعلق اپنے خیالات کا باری باری اظہار کرے اور مضمون کو اسی طرح ختم کرے جس طرح اس نے اپنے نوٹس میں اسے اختتام تک پہنچایا ہے۔ اگر ایسا کیا جائے تو مضمون لکھنا آسان بھی ہو جاتا ہے اور مفید بھی ثابت ہوتا ہے۔ بعض لوگ مضمون نگاری کی بات ہو تو کہتے ہیں مضمون تو ذہن میں آگیا لیکن اس پر لکھا کیا جائے اور یہی سوچ وہ مضمون لکھنا ترک کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہی وہ موقعہ ہے جب انہیں اپنی سوچ کو کام میں لانا چاہئے اور جو مضمون ذہن میں آیا ہے اس کے الگ الگ پہلو سامنے رکھ کر نوٹس لے لینے چاہئیں۔ اگر کسی مضمون کے دس نوٹس لئے جائیں اور ہر نوٹ پر ایک ایک پیرا لکھا جائے تو یقیناً وہ مضمون خاصی طوالت کا ہو سکتا ہے بالکم از کم اتنی طوالت کا کہ اخبار اسے ایک نوٹ نہیں بلکہ ایک مضمون سمجھے اور شائع کر دے۔

پس جب بھی ہمیں کوئی مضمون لکھنا ہو ہمیں تھوڑی سی محنت تو ضرور کرنی ہی پڑے گی۔ یعنی عنوان سوچ کر عنوان کے مختلف پہلوؤں کو مجتمع کیا جائے اور انہیں ترتیب دے کر ان پر لکھا جائے۔ میں تو عام طور پر یہ کہتا ہوں کہ اگر ہم میں سے ہر شخص اپنے کسی عزیز یا اپنے کسی دوست کو خط لکھ سکتا ہے تو اسے مضمون بھی لکھ لینا چاہئے۔ آخر خط میں جو باتیں بتائی جاتی ہیں انہی کو پیراگراف بنا کر لکھا جائے تو ایک اچھا خاصا مضمون بن جاتا ہے۔ بس ہچکچاہٹ کو چھوڑیئے اور لکھنا شروع کیجئے بے شک ایک مضمون لکھنے میں کئی دن لگ جائیں۔ کوئی حرج نہیں۔ پہلے موضوع سوچئے پھر اس کے مختلف زاویوں پر غور کیجئے پھر ان زاویوں کو نوٹس میں تبدیل کیجئے پھر ان نوٹس کو ترتیب دیجئے اور ترتیب دینے کے بعد ہر نوٹ کے متعلق چند فقرات لکھئے یہ آپ کا اچھا خاصا مضمون ہو جائے گا۔

جہاں تک تنقید نگاری کا سوال ہے یہ کسی حد تک مشکل ہے۔ لیکن بہرحال مشکل کام بھی کرنے تو ہوتے ہی ہیں۔ مشکل اس میں یہ ہے کہ آپ نے کسی مضمون کا یا موضوع کا پوری طرح احاطہ کیا ہے یا نہیں۔ اگر احاطہ کر لیا ہے تو کیا آپ نے اس کو میلی نظر سے تو نہیں دیکھا۔ آپ مضمون لکھنے والے سے اگر کسی ضد و تعصب میں پڑے ہوئے ہیں تو آپ کو وہ مضمون اچھا ہی نہیں لگے گا۔ لیکن اگر آپ اسے صاف دلی سے اور سیدھی نظر سے دیکھیں تو آپ کو اس مضمون کی اچھائیاں اور برائیاں نظر آنے لگیں گی۔ تنقید کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ مضمون نگار کو گرایا جائے۔ اس کو رگیدا جائے اس کی برائیاں سامنے رکھ کر لوگوں کی نظروں کو بدلا جائے۔ بلکہ تنقید کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ آپ یہ بتائیں کہ اس مضمون میں اچھائیاں کیا ہیں اور برائیاں کیا ہیں اور ان برائیوں کو کس طرح دور کر کے اس مضمون کو زیادہ بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ آپ کو اس مضمون پر عبور بھی ہونا چاہئے اور آپ کا اس مضمون اور مضمون نگار کے متعلق دل بھی صاف ہونا چاہئے۔ اور پھر آپ کھل کر بات کریں کہ اس مضمون کو اگر اس طرح بیان کیا جاتا یا اس مضمون کے فلاں حصے کو اس طرح بیان کیا جاتا تو زیادہ بہتر تھا۔ یہی تنقید نگار کا کام ہے۔ بعض اوقات لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تنقید کرو اور لکھے ہوئے مضمون کو جڑ سے اکھیڑ کر رکھ دو۔ یہ تنقید نگاری نہیں ہے۔ تعصب اور ضد کا ایک پہلو تو ہے لیکن تنقید نگاری جو صاف دلی کے ساتھ کی جاتی ہے اور جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لکھنے والوں کو بہتر لکھنے کی ترغیب دی جائے وہ اس سے بہت مختلف ہے۔

پس اگر آپ کسی مضمون پر تنقید کرتے ہیں تو پہلے اس مضمون پر حاوی ہونے کی کوشش کیجئے اور پھر اس کی اچھائیوں اور برائیوں کو الگ کیجئے۔ اور پھر اچھائیوں کی داد دیتے ہوئے برائیوں کا ذکر کیجئے۔ اور بتایئے کہ ان کو کس طرح تبدیل کر کے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ مضمون کو بھی نہیں سمجھتے مضمون نگار سے بھی آپ کو ضد ہے تو آپ بلاوجہ اسی پر ایسی تنقید شروع کر دیتے ہیں جسے عام طور پر تخریبی تنقید کہا جاتا ہے۔ ہمارا آپس کا تعلق صرف تعمیری تنقید کو برداشت کرتا ہے تخریبی تنقید کو نہ صرف یہ کہ ہم برداشت نہیں کرتے بلکہ اسے ہر اچھا ذہن رکھنے والا ناپسند کرتا ہے۔

تنقید نگاری کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جوں جوں آپ کسی مضمون کے متعلق سوچنا شروع کریں گے اس کے نئے نئے زاویے آپ کے سامنے آنے لگیں گے۔ ایسے زاویے بھی جو ہو سکتا ہے مضمون نگار کے ذہن میں نہ آئے ہوں یا جنہیں مضمون نگار کی پذیرائی نہ حاصل ہوئی ہو۔ اور انہیں اس نے شامل کرنے کی ضرورت نہ سمجھی ہو۔ لیکن اگر آپ ان زاویوں کو بہتر سمجھتے ہیں تو ان کا ذکر کیجئے۔

تنقید نگاری میں یہ بات خاص طور پر سامنے رکھنے والی ہے کہ پسندیدگی کو اتنی انتہا تک نہ پہنچا دیجئے کہ یوں سمجھا جائے کہ آپ محض دوستی میں یہ باتیں کر رہے ہیں۔ مضمون پر تنقید نہیں کر رہے' نہ ناپسندیدگی کو اس انتہا تک پہنچایا جائے کہ آپ کا کینہ اور کدورت کھل کر سامنے آجائے۔

ہم اپنے قارئین سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ مضمون نگاری کی طرف آئیں۔ فن اتنا مشکل نہیں ہے لیکن محنت چاہتا ہے اور مضمون نگاری کے علاوہ ہم آپ سے یہ بھی توقع رکھتے ہیں کہ آپ الفضل میں شائع شدہ مختلف مضمون نگاروں کے مضامین پر تنقید کریں۔ ہمیں بتائیں خاص طور پر ہمارے مضمون نگاروں کو کہ وہ کسی چیز کا اضافہ کرتے تو مضمون بہتر ہو جاتا۔ اور کس چیز کو شامل اشاعت نہ کرتے تو مضمون زیادہ پسندیدہ بن جاتا۔ گویا کہ دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھ کر آپ تنقید کریں اور تنقید کرتے وقت یہ بھول جائیں کہ مضمون ہے کس کا۔

(ن-س)

بقیہ صفحہ ۳

سال تک کھانے پینے رہائش و زیبائش میں سادگی اختیار کرنے کا حکم دیا۔ بے ضرورت کپڑا خریدنا۔ گوٹہ کناری۔ فیتہ پر روپیہ ضائع کرنا۔ نئے زیور خریدنا۔ ان سب باتوں کی حضرت صاحب نے ممانعت فرما دی۔ اس تحریک کا جواب عورتوں نے کس جوش و خروش اور ولولہ سے دیا۔ وہ مندرجہ ریزولیوشن سے ظاہر ہے جو اہلیہ صاحبہ حضرت حافظ روشن علی صاحب نائب صدر لجنہ نے لجنہ کے اجلاس میں پیش کیا۔

"ہم (آپ) کی ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے یہ عہد کرتی ہیں کہ ہم تین سال تک (آپ) کے ارشادات کے مطابق بالکل سادہ زندگی اختیار کریں گی۔ حتی الوسع لباس اور غذا میں کفائت شعاری سے کام لیں گی۔ (اگر اللہ نے چاہا تو) ایسا ہی ہم دین کی خدمت کے لئے ہر وقت حاضر ہیں۔ ہماری جانیں اور مال سب اس پر فدا ہیں۔ ہماری خوشی' ہماری راحت' ہماری مسرت' ہماری زینت' ہماری زیبائش' ہمارا سکون' ہمارا ایمان' ہمارا اطمینان' سب (دین حق) کے ارتقاء میں مضمر ہے۔ اس لئے یہ لازماً ضروری ہے کہ ہم اس عہد کو مد نظر رکھتے ہوئے جو ہم سب نے حضرت (امام جماعت الثانی) سے بیعت میں کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گی۔ سو اب وقت آگیا ہے کہ وفائے عہد کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کر کے دکھائیں۔ کیونکہ اس عہد میں سب بہنیں امیر غریب متوسط سب ہی شامل ہیں۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۸ ص ۲۸ الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۳۴ء)

تحریک جدید نے مستورات میں ایک خاص جوش پیدا کر دیا۔ جس کا ذکر حضرت صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء میں فرمایا۔

"اسی سلسلے میں بعض عورتوں نے مجھ سے پوچھا ہے کہ ہم بھی اس تحریک میں حصہ لینا چاہتی ہیں۔ مگر ہم میں اتنی توفیق نہیں کہ دس یا پانچ روپے یکمشت ادا کر سکیں۔ ہمارے ملک میں رواج یہی ہے کہ عام طور پر عورتوں کو نقد خرچ نہیں دیا جاتا۔ مگر انہوں نے خواہش کی کہ انہیں بھی اس ثواب میں شامل ہونے کا موقعہ دیا جائے۔ تو یہ اجازت دے دی جائے کہ وہ ایک یا دو روپے ماہوار کر کے ادا کریں۔ عورتوں کا یہ جوش اور یہ اخلاص یقیناً قابل شکریہ بھی ہے اور قابل قدر بھی"۔

حضرت صاحب کی تجویز کے مطابق کہ عورتیں اس تحریک میں شامل ہونے کے لئے کمیٹیاں ڈالیں۔ دس دس عورتوں نے مل کر کمیٹیاں ڈالنے کا انتظام کیا۔ کہ ہر عورت ایک روپیہ ماہوار دے اور دس ہو جانے پر چندہ ادا کر دے۔

(تاریخ لجنہ جلد اول ص ۳۳۶)

سو تحریک جدید کے مالی جہاد میں بھی احمدی عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ شاہراہ غلبہ دین حق پر رواں دواں نظر آتی ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کار پرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۷۲۴ میں راشدہ تبسم بنت چوہدری عبدالرشید قوم کمبوہ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۲۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ راشدہ تبسم بنت چوہدری عبدالرشید ۱۰۳ B 2 IIS خالد روڈ مسلم گنج شیخوپورہ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری عبدالرشید خالد روڈ مسلم گنج شیخوپورہ گواہ شد نمبر ۲ ملک مبشر منور ۲۸۔ اقبال پارک شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۹۷۲۵ میں فرح دیبا بنت چوہدری مقصود احمد قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۲۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیور طلائی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی =/۲۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فرح دیبا بنت چوہدری مقصود احمد ۸/۶ دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ میجر سعید احمد وصیت نمبر ۲۴۶۵۰ گواہ شد نمبر ۲۔ راجہ فاضل احمد ایم۔ اے ولد غلام محمد دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۷۲۶ میں ناصرہ تعظیم ملک زوجہ تعظیم احمد ملک قوم گگے زئی افغانی پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۵/۶ دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۱۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیور طلائی ۹۶ گرام مالیتی =/۱۲۰۰۰۰ روپے۔ ۲۔ حق مہر =/۲۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصرہ تعظیم ملک زوجہ تعظیم احمد ملک ۲۵/۶ دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ میجر سعید احمد وصیت نمبر ۲۴۶۵۰ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالجلیل صادق۔ ایم۔ اے دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۷۲۷ میں صغریٰ بی بی صاحبہ بیوہ غلام محمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۶۶ء ساکن ڈیرہ داد پوترے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۹-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زرعی زمین چار کنال اڑھائی مرلے مالیتی =/۳۵۰۰۰ روپے ۲۔ حق مہر وصول شدہ =/۵۰۰۰ روپے ۳۔ زیور طلائی وزن ۴ تولہ مالیتی =/۱۶۰۰۰ روپے ۴۔ ایک کمرہ کچا برقبہ ڈیڑھ مرلہ واقع ڈیرہ داد پوترے مالیتی =/۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰+۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ و زرعی زمین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صغریٰ بی بی بیوہ غلام محمد ڈیرہ داد پوترے p.o فاروق آباد تحصیل و ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد ابراہیم صدر موصیان (فاروق آباد) وصیت نمبر ۱۱۵۲۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالمجید سیکرٹری مال ولد محمد دین ڈیرہ داد پوترے ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۹۷۲۸ میں امتہ النور بنت رانا منظور احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی پونے دو تولے مالیتی =/۷۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ النور بنت رانا منظور احمد ۵۷۔ پی پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد گواہ شد نمبر ۱۔ رانا منظور احمد والد موصیہ فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ڈاکٹر دلدار احمد وصیت نمبر ۲۱۹۹۷۔

مسل نمبر ۲۹۷۲۹ میں امتہ الودود زوجہ رانا طاہر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ طلائی زیورات وزنی ۱۹۔ تولے مالیتی =/۵۷۰۰۰ روپے ۲۔ حق مہر =/۳۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الودود زوجہ رانا طاہر احمد ۵۷۔ پی پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد گواہ شد نمبر ۱ رانا منظور احمد والد موصیہ پیپلز کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر ۲۔ ڈاکٹر دلدار احمد وصیت نمبر ۲۱۹۹۷۔

مسل نمبر ۲۹۷۳۰ میں امتہ العزیز جبیں بنت حفیظ احمد تنویر قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم نگر فیصل آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۲۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ العزیز جبیں بنت شیخ حفیظ احمد تنویر p.157 گلی نمبر 4 مصطفےٰ آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر ۱۔ ودود احمد نفیس وصیت نمبر ۲۷۵۱۷ گواہ شد نمبر ۲۔ شیخ سراج دین وصیت نمبر ۱۱۳۸۹۔

مسل نمبر ۲۹۷۳۱ میں محمد ارشد اقبال ولد مرزا خلیل احمد قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ ۴ مرلہ مالیتی =/۴۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۱۲۵۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد ارشد اقبال ولد مرزا خلیل احمد (آرے والے) علی ٹاؤن (باوا چک) سرگودھا روڈ فیصل آباد گواہ شد نمبر ۱۔ حافظ محمد اکرم حفیظ وصیت نمبر ۲۷۰۰۲ گواہ شد نمبر ۲۔ کرامت علی وصیت نمبر ۲۷۰۰۳۔

مسل نمبر ۲۹۷۳۲ میں جمیلہ نفیس زوجہ محمد نفیس قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۱۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات وزنی ۵۰. ملی گرام ۱۰۷ گرام مالیتی =/۴۰۱۴۳ روپے ۲۔ حق مہر بذمہ خاوند =/۳۰۰۰ روپے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ جمیلہ نفیس زوجہ محمد نفیس ۶/۴ دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ ڈاکٹر حنیف احمد قمر ۶/۴ صالحہ منزل دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد نفیس ۶/۴ دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۷۳۳ میں شیخ اشفاق احمد ولد شیخ محمد سلطان قوم شیخ پیشہ بے کار عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دنیاپور ضلع لودھراں بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ ایک مکان برقبہ پانچ مرلہ مالیتی =/۲۵۰۰۰۰ روپے ۲۔ ایک پلاٹ برقبہ ساڑھے سات مرلہ مالیتی =/۲۰۰۰۰ روپے ۳۔ ایک دوکان واقعہ پرانا بازار دنیا پور مالیتی =/۸۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی

خبریں

ربوہ : 27 اکتوبر-1994ء
سردی بڑھ رہی ہے
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ حکومت کو چاہئے کہ عوام کے جان و مال کی حفاظت کے لئے موثر اقدامات کرے۔ تاکہ ملک کا سکون تباہ کرنے والے اپنے عزائم میں ناکام ہو سکیں۔

○ وزیراعظم بینظیر بھٹو ترکمانستان کے تین روزہ دورے پر اشک آباد پہنچیں تو ان کا انتہائی پرتپاک استقبال کیا گیا۔ بعد میں وزیراعظم بینظیر نے صدر ترکمانستان سے دو طرفہ ملاقات کی جس میں کشمیر افغانستان کا مسئلہ بھی زیر غور آیا۔ پاکستان اور ترکمانستان نے تعاون کے کئی سمجھوتوں پر دستخط کئے ان میں تجارتی اور اقتصادی تعاون مشترکہ عدالتی کمیشن کے قیام، سرمایہ کاری کے فروغ اور تحفظ، دوہرے ٹیکس سے بچنے اور قرضوں کے سمجھوتے شامل ہیں۔

○ صدر فاروق احمد لغاری نے پاک فضائیہ کے سربراہ فاروق فیروز خان کو چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی مقرر کیا ہے۔ اور ان کی جگہ عباس خٹک کو فضائیہ کا سربراہ بنا دیا گیا ہے۔ فاروق فیروز خان کا تقرر جنرل شمیم عالم خان کی جگہ کیا گیا ہے جو ۹ نومبر کو اپنی مدت پوری ہونے پر ریٹائر ہو رہے ہیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے وزیراعظم بھٹو کے خط کے جواب میں انہیں لکھا ہے کہ آپ نے میرے خط کے دو پیراگرافس کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اس لئے اگر میرے خط کے ان دو پیراگرافس کا مثبت جواب نہ ملا تو میں سمجھوں گا کہ دعوت واپس لے لی گئی ہے انہوں نے اس خط میں کہا ہے کہ جنرل اسمبلی اور انسانی حقوق کمیشن کے اجلاسوں میں پسپائی اور پارلیمنٹ میں کشمیر پر بحث کے حوالے سے میرے خط کے دو پیروں کا جواب نہیں دیا گیا۔

○ حبیب اللہ سیکرٹری پنجاب اسمبلی کیس میں عدالت نے مسلم لیگ (ن) کے ۱۲ راہنماؤں کی درخواست ضمانت خارج کر دیں۔ جس کے بعد پولیس نے موقع پر ۷ مسلم لیگی ارکان اسمبلی کو گرفتار کر لیا۔ ان گرفتار شدگان میں یاسین وٹو، چوہدری عبدالغفور، اختر رسول، عمران مسعود، راجہ جاوید اخلاص، چوہدری ریاض اور شیخ اعجاز شامل ہیں۔ جبکہ اختر عباس بھروانہ شورکوٹ سے پکڑے گئے۔ انہوں نے فرار ہونے کی کوشش کی جو ناکام بنادی گئی۔ یاد رہے اعظم چیمہ، بنیامین، حبیب اللہ سیکرٹری اور راجہ بشارت پہلے ہی جیل میں ہیں۔

○ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان پنجاب کی صوبائی اسمبلی کا اجلاس چار دن تک جاری رکھنے پر اتفاق ہو گیا ہے۔ اسمبلی میں پہلے دو دن امن و امان اور ایک دن مہنگائی پر بحث ہوگی۔ جبکہ ایک پرائیویٹ ممبرز ڈے ہوگا۔

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن کے سربراہ چوہدری پرویز الٰہی نے سپیکر کو خط لکھا ہے کہ ان کے پانچ مزید ارکان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے خط میں درخواست کی ہے کہ پہلے ارکان کی طرح ان ارکان کی اسمبلی میں حاضری کو یقینی بنانے کے لئے مثبت اور فوری اقدامات کئے جائیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ حکومت صوبہ بھر میں شرح خواندگی میں تیز تر اضافہ کی خاطر تحصیل ہیڈکوارٹرز کی غیر سرکاری تعلیمی انجمنوں کو پانچ پانچ لاکھ کی گرانٹ دے گی۔ لیکن فنڈز کے غلط استعمال کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے پبلک سکولوں میں غریب بچوں کے لئے داخلہ کا کوٹہ مقرر کرنے اور تمام سہولتیں بلامعاوضہ فراہم کرنے کی ہدایت کی۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائم مقام قائد حزب اختلاف چوہدری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ وٹو اتنا ہی ظلم کریں جس قدر وہ برداشت کر سکیں۔ مسلم لیگی ارکان کی حبیب اللہ کیس میں گرفتاری پر انہوں نے کہا کہ عدالتوں کے وقار کو مزید دھچکا لگا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ غیر آئینی دور میں انصاف کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

○ مسلم لیگی رکن قومی اسمبلی حاجی محمد بوٹا اور سابق میئر ملتان شوکت ڈوگر کو خورد برد کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان دونوں افراد کی گرفتاری موجودہ مسلم لیگی ایم۔پی۔اے اقبال خاکوانی اور چار سابق کونسلروں کی طرف سے نواز شریف دور میں محکمہ انٹی کرپشن کو دی گئی درخواست پر ہوئی ہے۔

○ شمالی علاقہ جات میں انتخابات پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے کہا ہے کہ شمالی علاقوں کے انتخابات میں تحریک جعفریہ نے برتری حاصل کر لی ہے۔ تحریک جعفریہ کے ۹ میں سے آٹھ اور پی پی کے ۲۲ میں سے صرف ۷ امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کے صرف ایک نشست ملی۔ انتخابی نتائج کو پیپلزپارٹی کی ناکامی ہی کہا جا سکتا ہے۔

○ ملک میں بے روزگاری کم کرنے کے لئے حکومت نے جو نئی ریٹائرمنٹ پالیسی بنائی ہے اس سے گریڈ ۱۶ تک کے ۵۰ ہزار ملازمین وقت سے پہلے ہی گھر بھیج دئے جائیں گے۔ اسی طرح ۱۸۲۳ افسر بھی ایک سال پہلے ہی فارغ ہو جائیں گے۔

○ پاکستانی نمائندے نے اقوام متحدہ کی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ بارودی سرنگیں بچھانے والے بطور سزا انہیں صاف بھی کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ سے نمٹنے کے لئے خصوصی فنڈز قائم کئے جائیں۔

○ حکومت پنجاب نے آبیانہ کی شرح میں دس فیصد اضافہ کر دیا ہے۔ آئندہ چند ہفتوں میں اس میں مزید ۱۵ فیصد اضافے کا امکان ہے۔

○ جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نواب محمد اکبر خان بگٹی نے کہا ہے کہ ملک کی تباہ حال سیاسی صورت حال کا واحد حل یہ ہے کہ ایسے تمام سیاست دانوں کی گردنیں اڑا دیں جائیں جو بدعنوانی اور بدانتظامی کے ذمہ دار ہیں۔

○ دماغی ملیریا سے ڈی جی خان میں ۲۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں جس سے پورے علاقہ میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ چولستان میں ۶۰۰ سے زائد افراد ملیریا کے شکار ہو گئے ہیں۔

○ وزیراعظم کے اقتصادی امور کے مشیر شاہد حسن خان نے کہا ہے کہ توانائی کے منصوبوں پر آٹھ ماہ کے اندر کام شروع ہو جائے گا۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں کو ۱۸ فی صد ریٹ آف ریٹرن کے تحت سرمایہ کاری کے لئے مراعات دینے کے ساتھ کئی شرائط کا پابند کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوری طور پر لوڈ شیڈنگ ختم کرنے کے لئے ۷۔ ارب ڈالر کی ضرورت ہے۔

○ بنگلہ دیشی حکومت اور اپوزیشن کے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنے بیٹے عزیزم عبدالواسع کا نام تبدیل کر کے "ابراہیم احمد" رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ اسے اسی نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

ڈاکٹر حنیف احمد قمر زعیم حلقہ رحمت غربی
۹/۴ صالحہ منزل دارالرحمت غربی ربوہ

خوشخبری
نہایت صاف، کشادہ اور سستی دوکانیں رحمت بازار میں کرایہ پر دستیاب ہیں۔
رابطہ کیلئے
بھٹی ہومیو کلینک
رحمت بازار - ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، خونی و بادی بواسیر، دائمی نزلہ و زکام، ذیابیطس، کالی کھانسی، دمہ، مرض اٹھرا اور
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
بیرونجات کے مریض اپنے حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں
مردانہ و زنانہ خاص امراض کیلئے پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوایا جا سکتا ہے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
فون نمبر

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش 8 بمع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 , 355422
7235175

وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد شیخ اشفاق احمد ولد شیخ محمد سلطان الفضل جنرل سٹور دنیاپور ضلع لودھراں گواہ شد نمبر۱ شیخ مظفر احمد ولد شیخ مشتاق احمد دنیاپور ضلع لودھراں گواہ شد نمبر۲- شیخ محمد منیر ولد شیخ محمد حسین دنیاپور لودھراں-

بقیہ صفحہ ۴

لیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانے کے نفل ادا کرنا میرا حق بنتا ہے- دادی جان سلائی کا کام کرتیں اور یوں اللہ تعالیٰ نان ونفقہ کا انتظام فرمادیتا- جب کام ملتا تو کچھ ہی عرصہ بعد احمدیت کو بہانہ بنا کر کام سے نکال دیا جاتا- آپ نے مسقط میں چودہ سال گزارے اور ۱۹۶۲ء میں آپ کو واپس ربوہ بلالیا گیا-

غالباً تین سال آپ کو ربوہ دفتر تحریک جدید میں کام کرنے کا موقعہ ملا- ازاں بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ہی کے ارشاد پر آپ کو کینیا بھیج دیا گیا- ۱۹۶۸ء میں واپس آئے- میرے والد کمال الدین حبیب صاحب چونکہ سیرالیون سے ۱۹۶۹ء میں ربوہ چھٹی گزارنے جانے والے تھے اس لئے ۱۹۶۹ء میں مکان کی بنیاد رکھی اور میرے والد صاحب کے ربوہ پہنچنے تک مکان بفضل خدا بن چکا تھا- ستمبر ۱۹۶۹ء میں اسی گھر میں میرے والد صاحب کی شادی کی- چونکہ ان دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث ربوہ سے باہر تھے اکتوبر میں ان کے ربوہ تشریف لانے پر گھر میں پارٹی کا انتظام کیا گیا- بعد میں ہمیں بہت دفعہ بتایا کرتے کہ اس طرح کرسیاں رکھی گئی تھیں اور اس جگہ حضرت صاحب بیٹھے تھے اور پھر حضرت صاحب کا پانی کے بارے میں پوچھنا- جہاں نلکہ لگایا گیا تھا پانی بہت ہی خراب تھا صابن بالکل جم جاتا' چائے بناتے تو جونہی دودھ ڈالتے پھٹ جاتا- مگر حضرت صاحب نے سارے گھر کا چکر لگانے کے بعد جگہ کی نشان دہی کرتے ہوئے فرمایا "گھاس کا یہ ننھا سا پودا بتاتا ہے کہ یہاں پانی بہتر ہوگا" پتہ نہیں مجھے اس کو معجزہ کہنا چاہئے یا حضرت امام جماعت کے الفاظ کی برکت کہ اس نشان کی جگہ پر نلکہ لگایا گیا تو اتنا اچھا پانی نکلا جو قریب کے کسی گھر میں نہیں تھا- یہ واقعہ ہمیں اتنی دفعہ سنایا کہ ہم سب بھائی بہنوں کو ازبر ہوگیا- گھر کی بنیاد کے لئے جس اینٹ پر حضرت صاحب سے دعا کروائی وہ برآمدہ کی چھت پر لگی ہوئی ہے اور اس پر سیمنٹ کرکے تاریخ بھی تحریر کی ہوئی ہے-

۱۹۷۱ء میں آپ کو نائیجیریا بھیجنے کا فیصلہ ہوا- جانے سے قبل حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے- گھر میں سب کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے جب دادا جان نے اپنی بہو یعنی میری والدہ کے لئے خصوصیت سے دعا کی درخواست کی تو حضرت صاحب نے فرمایا "گویا آپ کے پوتے کے لئے بھی دعا کی جائے" گھر پہنچ کر امی اور ابو (وہ ان دنوں سیرالیون تھے) کہ جو خط لکھا اس میں واضح طور لکھا کہ چند روز بعد آنے والا یہ بچہ لڑکا ہی ہوگا کیونکہ یہ حضرت امام جماعت الثالث کے الفاظ ہیں- یہ خط امی اور ابو کو میرے بھائی کی پیدائش کے چند روز بعد ملا-

نائیجیریا سے واپسی پر آپ کی صحت خاصی متاثر ہو چکی تھی لہٰذا ان کو دوبارہ ملک سے باہر نہیں بھیجا گیا- پاکستان میں ہی جہلم' کوئٹہ اور پھر لاڑکانہ میں آپ کو مربی بنا کر بھیجا گیا- جن دنوں حضرت امام جماعت الثالث کی وفات ہوئی آپ لاڑکانہ ہی تھے وہیں سے جنازہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیٹ سٹروک ہو گیا اور طبیعت اس قابل نہ رہی کہ زیادہ کام کر سکیں لہٰذا جلد بعد ہی ان کو ربوہ بلالیا گیا بعد کے سال آپ خلافت لائبریری میں کام اور معلمین کی کلاس کو پڑھانے کا فریضہ بھی ادا کرتے رہے- اور یہیں ریٹائرمنٹ بھی ہوئی-

ہمسایوں سے حسن سلوک پیارے ابا جان ہمسایوں کا بہت خیال رکھتے تھے- ربوہ دارالعلوم غربی میں ہمارے ہمسایوں کا بیٹا ذہنی طور پر کچھ کمزور تھا ایک دفعہ اس نے بھائی کو مارا خاصا زخم آگیا اور چار ٹانکے لگوانا پڑے- والدین پریشان ہو کر آئے اور انہوں نے علاج کا خرچ دینا چاہا جو امی نے لوٹا دیا محترم دادا جان کو علم ہوا تو بہت ہی خوش ہوئے اور امی کی حوصلہ افزائی کی- اسی بچے نے ہمارے یہاں آنے سے کچھ عرصہ قبل ڈنڈے سے دادا جان کے سر میں مارا بہت تکلیف کے باوجود ناراض نہ ہوئے حالانکہ سر کی یہی چوٹ بعد میں ٹیومر کی شکل اختیار کرکے دماغ کے Damage کا باعث بنی اور آپ کی وفات ہوگئی-

دادا جان نے ہمیں بیک وقت دادا اور باپ کا پیار دیا- ابو جان تو ہمارے پاس نہیں تھے وہ نائیجیریا سے ہی امریکہ اور پھر وہیں سے کینیڈا آ گئے تھے تیرہ سال کا یہ عرصہ ہم ابو سے الگ رہے شروع میں تو ابا جان پہلے کوئٹہ اور پھر لاڑکانہ رہے مگر ۱۹۸۲ء سے مستقل ربوہ گئے- اس دور کو ہم اپنی زندگی کا قیمتی ترین حصہ کہہ سکتے ہیں- صبح نماز کے لئے جگانا' سکول سے واپسی پر پڑھائی کے بارے میں پوچھنا- چھٹی ساتویں اور آٹھویں میں عربی چونکہ لازمی مضمون قرار دے دیا گیا ہے لہٰذا ہمیں گھر میں عربی پڑھانا' رات کو کھانے کی میز پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب میں سے ہر کسی سے ایک صفحہ پڑھوانا' ناصرات اور لجنہ کے اجلاسوں میں حاضری کی تلقین' اجتماعات پر انعام حاصل کرنے پر خود بھی انعام دینا' پڑھائی میں اچھے نمبر لینے اور امتحانوں میں کامیابی پر انعامات دینا' بھائی کو اپنے ساتھ بیت الذکر لے کر جانا' چندہ جات کے بارے میں پوچھنا اور ادائیگی کا سن کر بہت ہی خوش ہونا' غرض تربیت کے ان بظاہر چھوٹے چھوٹے امور کی طرف ہر وقت توجہ رکھتے- اس کے ساتھ ساتھ بچوں کی جائز خواہشات کو ہمیشہ پورا فرماتے- مجھے یاد نہیں کہ کبھی کوئی ایسا دن گزرا ہو کہ محترم ابا جان بازار کی طرف سے گزرنے کے باوجود خالی ہاتھ آئے ہوں ہمیشہ کوئی پھل یا مٹھائی لے کر آتے وفات سے چند ماہ قبل کینیڈا اپنے بیٹے کے پاس گئے اور وہاں پر ۱۶ مارچ ۱۹۹۳ء کو وفات پائی آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں-

اطلاعات و اعلانات

اعلان داخلہ ویلڈر (آرک / گیس) کورس

○ گورنمنٹ اپرینٹسز ٹریننگ سنٹر مرالہ روڈ سیالکوٹ نے ویلڈر کورس (آرک / گیس) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے- کورس کی مدت چھ ماہ ہے تعلیمی قابلیت مڈل اور عمر کی حد ۱۶ تا ۳۵ سال مقرر ہے-

داخلہ فارم بمعہ دیگر معلومات سنٹر مذکورہ بالا سے بعوض پانچ روپے حاصل کیا جاسکتا ہے تربیتی پروگرام دوسری شفٹ میں ہو گا جس کے اوقات کار ۳۰-۳ بعد دوپہر تا ۳۰-۸ شام ہوں گے-

۳۰- اکتوبر ۱۹۹۴ء تک داخلہ فارم جمع کروائے جاسکتے ہیں (مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ ۹۴-۱۰-۲۲ ملاحظہ کریں)

اعلان داخلہ بی فارمیسی

○ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے فارمیسی چار سالہ کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے- اہلیت- ایف ایس سی (پری میڈیکل) متعلقہ مضامین میں بی ایس سی کے لئے چار نشستیں مختص ہیں- بہاولپور ڈویژن کے سکونتی امیدواروں کے لئے ۵۰ فیصد میرٹ نشستیں ایلوکیٹ کی گئی ہیں-

داخلہ فارمز حبیب بینک لمیٹڈ اسلامیہ یونیورسٹی برانچ بہاولپور سے دستی حاصل کئے جا سکتے ہیں- پراسپکٹس اور درخواست فارم بذریعہ ڈاک فراہم نہیں کئے جائیں- ہر لحاظ سے مکمل درخواستیں چیئرمین شعبہ فارمیسی ریلوے روڈ (خواجہ فرید) کیمپس اسلامیہ یونیورسٹی کو موصول ہو جائیں- (مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ ۹۴-۱۰-۲۲ ملاحظہ کریں-)

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ ۱

رکھتی ہیں- مگر وہ چیزیں جن سے خود رائی' خودپسندی' خودغرضی' تحقیر' بدظنی اور خطرناک بدظنی پیدا ہوتی ہے- وہ انسان کو ہلاک کرنے والی ہیں- ایک ایسے انسان کا قصہ قرآن میں ہے جس نے آیات اللہ دیکھے مگر اس کی نسبت ارشاد ہوتا ہے- (اگر ہم چاہتے تو اس کا رفع کرتے لیکن وہ زمین کی طرف جھک گیا) اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانیوں سے اپنے آپ کو بچاؤ- ورنہ نہایت ہی خطرناک جھوٹ میں مبتلا ہو کر قرب الٰہی سے محروم ہو جاؤ گے-

یاد رکھو حسن ظن والے کو کبھی نقصان نہیں پہنچتا- مگر بدظنی کرنے والا ہمیشہ خسارہ میں رہتا ہے-

(از خطبہ ۱۷- جنوری ۱۹۰۲ء)

ادویاتِ حیوانات

ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز فری سیمپلز براہ راست ہمیں خط لکھ کر منگوائیں-

منہ کھر' گل گھوٹو' تھنوں کی خرابی (سوزش' ناڑ' گلٹی)' اخراج رحم (اوانس نکالنا)' زہرباد' دودھ کی کمی' ٹک' بندش' سرکن' اپھارہ' بانجھ پن اور واہ وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالیٰ مؤثر ادویات اور لٹریچر مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے حاصل کریں-

- اٹک: شفیق ویٹرنری کلینک نزد ملٹری ڈیری فارم چھوٹی روڈ
- چکوال: نیو پنجاب ویٹرنری میڈیسن سٹور القادر مارکیٹ
- راولپنڈی: عظیمیہ دواخانہ جامع مسجد روڈ/ ہسپتال روڈ
- رحیم یار خان: حرمین ہومیو سٹور بانو بازار
- سرائے عالمگیر: ڈاکٹر سید طفیل حسین شفاخانہ حیوانات
- فیصل آباد: شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار
- کنری: راجہ میڈیکل سٹور
- قائد آباد: مبارک دواخانہ مین بازار
- لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال
- لیاقت پور: رحمان میڈیکل سٹور کپاس منڈی
- ملتان: شبیر میڈیکل ہال حسین آگاہی روڈ

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) گولبازار ربوہ

فون: 04524-771 04524-211283 فیکس: 04524-212299